السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنی آیات پڑھ کرپانی پر دم کرنا یا قرآنی آیات پلیٹ پر لکھ کرپینا یا قرآنی آیات لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالنا مسنون ہے یا بدعت ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دم میں پھونک مارنی جائز ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفث فی الرقیة ''اسنادہ صحیح ابن ابی شیبة (٥/٤٤١) وکیع عن مالک عن الذہری عن عروة عن عائشہ رضی اللہ عنہا الخ ومعناہ فی البخاري کتاب الطب باب النفث فی الرقیة''
(٥١٤٧)

(مصنف ابن ابی شیبہ: 8/44)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دم میں پھونک مارا کرتے تھے۔"

قاضی عیاض رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: "دم میں پھونکنے سے مقصود اس رطوبت اور ہوا سے برکت کا حصول ہے جو ذکر کی معیت میں نکلتی ہے جس طرح لکھے ہوئے ذکر کے دھوون سے تبرک کیا جاتا ہے۔" نیز اس کا مقصد نیک شگون لینا بھی ہوسکتا ہے جس طرح کہ دم کرنے والے سے سانس الگ ہورہی ہے اسی طرح مریض سے تکلیف اور مرض دور ہوجائے۔ (فتح الباری: 10/168)

اور صاحب ''تیسیر العزیز الحمید'' (ص: 166) میں فرماتے ہیں:

دم طب ربانی ہے پس جب مخلوق میں سے نیک لوگوں کی زبان سے دم کیا جائے تو اللہ کے حکم سے شفاء ہوجاتی ہے۔ اور علامہ ابن قیم رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔"

"دم کرتے وقت پھونک مارنے سے منہ کی رطوبت ہوا سانس سے مدد لی جاتی ہے ذکر دعاء اور مسنون دم کے ساتھ نکلتی ہے اس لیے کہ دم پڑھنے والے کے دل اور منہ سے نکلتا ہے پس جب دم باطنی اجزاء میں سے رطوبت ہوا سانس کے ساتھ مل جائے تو تاثیر کے لحاظ سے مکمل اور عمل کے لحاظ سے قوی ہوجاتا ہے اور ان کے مجموعے سے ایسی مجموعی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ مختلف دوائیوں کے باہم ملانے سے ہوتی ہے۔ (الطب النبوی: ص: 14)

امام احمد رحمة اللہ علیہ کے بیٹے کا کہنا ہے میں نے اپنے والد کو مریضوں کے لیے تعویذ لکھتے دیکھا اپنے اہل خانہ اور اہل قرابت کو تعویذ لکھ دیتے اور عسر ولادت کی بناء پر عورت کو چاندی کے برتن یا لطیف چیز پر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی تعویذ لکھ دیتے۔ (مسائل امام احمد بن حنبل: 3/1345)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعویذ کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 8/27)

قرآنی آیات اور ثابت شدہ دعاؤں پر مشتمل تعویذ لکھنا اگرچہ جائز ہے لیکن میرے نزدیک راجح اور محقق بات یہ ہے کہ تعویزوں سے مطلقاً پرہیز کیا جائے صرف ثابت شدہ دم اکتفاء کی جائے اس بارے میں میرے قلم سے تفصیل "الاعتصام" میں چند ماہ قبل ہوچکی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص579